بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

اسرار احمد

اعترافِ تقصیر اور عزمِ جدید

اس سال اواخر اگست میں جب ان سطور کا راقم امریکہ اور حجازِ مقدس کے سفر سے واپس آیا تو برادرِ عزیز ڈاکٹر ابصار احمد اور عزیزم عاکف سعید سلّمہٗ نے یہ تجویز پیش کی کہ 'حکمتِ قرآن' کو سہ ماہی کر دیا جائے، اس لیے کہ اس کے لیے مناسب مواد نہیں مل رہا —— اس پر راقم کو فوری تنبہ اور شدید احساس ہوا کہ اس سے ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم و مغفور کی امانت کا حق ادا کرنے میں بڑی کوتاہی ہوئی ہے جس کا اسے علی رؤس الاشہاد اعتراف کرنا چاہیے۔

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیرِ اہتمام 'حکمتِ قرآن' کی اشاعت نظری طور پر تو مارچ ۱۹۸۲ء میں شروع ہوئی تھی لیکن مارچ اور اپریل کا مشترک شمارہ محض قانونی ضرورت پوری کرنے کے لیے (گویا صحافتی اصطلاح میں بطور 'ڈمی') شائع ہوا تھا۔ لہٰذا باقاعدہ اشاعت مئی ۱۹۸۲ء سے شروع ہوئی۔ سال ۸۲ء کے دوران مئی تا دسمبر دو دو ماہ کی مشترک اشاعتوں پر مشتمل چار شمارے شائع ہوئے۔ اس کے بعد تین سال تک یعنی ۸۳ء، ۸۴ء اور ۸۵ء کے دوران الحمد للہ کہ اس کی اشاعت باقاعدہ رہی اور ہر سال صرف ایک ایک بار دو ماہ کا مشترک پرچہ شائع ہوا۔ البتہ ۸۶ء کے دوران ایسے محسوس ہوتا ہے کہ علمِ بیان کی ایک اصطلاح "العود الی البدء" کا معاملہ ہو گیا۔ یعنی صرف جنوری، فروری اور جولائی کے پرچے ایک ایک ماہی شائع ہو سکے۔ جبکہ تین دو دو ماہی اشاعتیں اس سے قبل شائع ہو چکی ہیں اور چوتھی یہ حاضرِ خدمت ہے!

جہاں تک مضامین کا تعلق ہے اگرچہ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بعض نہایت

اعلیٰ اور معیاری علمی مضامین بھی اس ساڑھے تین سالہ دور میں شائع ہوئے، جیسے مولانا محمد تقی امینی اور مولانا محمد طاسین مدظلہما کے گراں قدر مقالات اور بعض دوسرے اصحابِ علم وفضل کے وقیع علمی مضامین، لیکن بحیثیت مجموعی راقم الحروف اس اعتبار سے بھی اطمینان کا اظہار نہیں کر سکتا ـــ اس لیے کہ اپنے نام کی مناسبت سے اسے ایک عام مذہبی یا اصلاحی یا تبلیغی ماہنامہ نہیں بلکہ خصوصیت کے ساتھ قرآنِ حکیم کے فلسفہ وحکمت کا شارح و ناشر مجلّہ ہونا چاہیئے!

جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے ان سطور کا مقصد محض 'اعترافِ تقصیر' ہی نہیں بلکہ ایک 'عزمِ جدید' کا اظہار بھی ہے۔ لہٰذا راقم الحروف قارئین 'حکمتِ قرآن' سے وعدہ کرتا ہے کہ اگرچہ آئندہ بھی اس کی 'ادارت' کی اصل ذمہ داری حسبِ سابق برادرم ابصار احمد اور عزیزم عاکف سعید کے سپرد رہے گی تاہم راقم بھی اس کی جانب پوری توجہ دے گا اور 'مدیرِ مسئول' کی حیثیت سے پوری کوشش کرے گا کہ اس کی پابندئ اشاعت کو بھی از سرِ نو بحال کیا جائے ـــ اور اس میں شائع ہونے والے مضامین بھی نہ صرف یہ کہ علمی وتحقیقی ہوں بلکہ اس کے نام سے بھی زیادہ سے زیادہ مناسبت رکھتے ہوں۔

دو ماہی اشاعتوں کے ضمن میں 'العَود الی البدء' کے جس اصول کا ذکر اوپر ہو چکا ہے اسے اس مجلّہ کی نوعیّت اور مقاصدِ اشاعت کے ضمن میں پورے طور پر بروئے کار لانے کے لیے اسی اشاعت میں اوّلاً راقم الحروف کی وہ تحریر دوبارہ شائع کی جا رہی ہے جو مئی جون ۸۲ء کی اشاعت میں اس کی گذشتہ تاریخ، انجمن خدّام القرآن میں اس کی شانِ ورود' ـــ اور حکمتِ قرآنی کے ضمن میں علامہ اقبال اور ڈاکٹر رفیع الدین (غفر اللہ لہما ورحمہما) کے بارے میں راقم کی رائے پر مشتمل ہے۔ اِس طرح 'حکمتِ قرآن' کے اس دورِ نو کا آغاز بھی اُسی مقام سے ہوگا جہاں سے اُس نے اوّلاً سفر کا آغاز کیا تھا ـــ اب یہ اللہ تعالیٰ کی تائید وتوفیق پر منحصر ہے کہ یہ دورِ جدید بدیں 'ہوتا ہے جادہ پیما پھر کارواں ہمارا!' ـــ ہی نہیں، اس سے بھی بڑھ کر یہ "رکنی ہے مری طبع تو ہوتی ہے رواں اور!" کا مظہرِ اتم بن جائے! ؎

میں ہوں صدف تو تیرے ہاتھ میرے گہر کی آبرو
میں ہوں خزف تو تو مجھے گوہرِ شاہوار کر!

ہماری قوم بحیثیتِ مجموعی تو علم و فضل کی قدر کرنے کی صلاحیت سے محرومِ محض ہو چکی ہے، راقم کو اصل گلہ اس کا ہے کہ ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم و مغفور کو اُن کے مخلصین و ر اُن کے مداحوں نے بھی بہت جلد بھلا دیا۔ چنانچہ 'حکمتِ قرآن' کو بھی اُن کے حلقے سے کوئی قلمی تعاون حاصل نہ ہو سکا۔ راقم الحروف کا 'مزاج'، جیسا کہ ۸۲ء کی متذکرہ بالا تحریر میں بھی بیان ہُوا ہے، ع" میری تمام سرگذشت کھوئے ہوؤں کی جستجو!" سے بڑی مناسبت رکھتا ہے۔ لہٰذا اس نئے دور میں 'حکمتِ قرآن' کی سب سے اہم کوشش یہ ہو گی کہ قوم کو قرآنِ حکیم کی اُس حکمت سے وسیع سے وسیع پیمانے اور اعلیٰ سے اعلیٰ معیار پر رُوشناس کرایا جائے جس کی اِس دَور کے انسان کو اصل ضرورت ہے ـــــ اور جس کے اس دور کے عظیم ترین شارحین علّامہ اقبال اور ڈاکٹر رفیع الدین ہیں!

ـــــ چنانچہ مستقبل کے نقشۂ کار کے ضمن میں یہ چند اُمور نوٹ کر لیے جائیں کہ :

۱۔ دسمبر ۸۶ء کی اشاعت بالکلیہ اسلامی تحقیق کے موضوع پر ڈاکٹر محمد رفیع الدین مرحوم کی اس گرانمایہ تحریر پر مشتمل ہو گی جو اوّلاً اقبال اکیڈمی کی جانب سے بزبان انگریزی شائع ہوئی تھی اور اس کے بعد خود مصنّف ہی کے قلم سے اُردو میں ڈھل کر' دارالاشاعت الاسلامیہ لاہور" کے زیرِ اہتمام" اسلامی تحقیق کا مدّعا مفہوم اور طریقِ کار" کے عنوان سے کتابچے کی صورت میں شائع ہوئی ہے جو اب عرصے سے ناپید ہے۔

اِس کے ساتھ ہی ان شاء اللہ دسمبر کے شمارے میں 'حکمتِ قرآن' میں اب تک کے شائع شدہ مضامین کا اشاریہ بھی شامل کر دیا جائے گا۔ اور اس اشاعت پر جلد پنجم ختم کر دی جائے گی۔

۲۔ جنوری ۸۷ء سے ان شاء اللہ 'حکمتِ قرآن' کی جلد ششم کا آغاز ہو جائے گا اور اس میں ڈاکٹر صاحب کی دو تصانیف سلسلہ وار شائع ہوں گی :

ایک ڈاکٹر صاحب کی آخری تصنیف "حکمتِ اقبال" ـــــ جو علّامہ اقبال کے اس دعوے کے پیشِ نظر کہ ع" گوہرِ دریائے قرآں سفتہ ام " ـــــ اور اس کے ضمن

ہیں بالخصوص ان اشعار سے ہویدا خود اعتمادی کی رُو سے 'حکمتِ قرآن' ہی کی فلسفیانہ تشریح وتعبیر پر مشتمل ہے کہ :

گرد لم آئینۂ بے جوہر است　　در بحرفم غیرِ قرآں مضمر است

پردۂ ناموسِ فکرم چاک کُن　　ایں خیاباں راز خارم پاک کُن

اور دوسری ڈاکٹر صاحب کی اہم تالیف 'منشورِ اسلام' جو 'کمیونسٹ مینی فیسٹو' کے ٹھیک ایک سو سال بعد شائع ہوئی تھی - اور جس کے بارے میں ڈاکٹر صاحب کو اُمید تھی کہ ان شاء اللہ تاریخ ساز کتاب ثابت ہو گی۔

'حکمتِ اقبال' کا پہلا ایڈیشن شیخ سردار محمد مرحوم، پروپرائٹر 'علمی کتاب خانہ' نے شائع کیا تھا اور بڑے سائز کے ۲۹۶ صفحات پر مشتمل تھا۔ اس کی کتابت وطباعت اگرچہ معیاری تھی لیکن قلم بہت باریک استعمال ہُوا تھا۔ اور اب طویل عرصے سے یہ کتاب بالکل نایاب تھی۔ راقم الحروف جب گذشتہ دسمبر میں پہلی بار اتوطبی گیا تھا تو وہاں ڈاکٹر صاحب کے سب سے چھوٹے صاحبزادے شجاع الدین سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس موقع پر انہوں نے مجھے 'حکمتِ اقبال' کا وہ نسخہ عنایت کیا تھا جس پر خود ڈاکٹر صاحب مرحوم نے نظرِ ثانی فرما کر اپنے قلم سے اصلاح وتصحیح اور حک واضافہ کیا تھا۔ مَیں نے اُن سے وعدہ کر لیا تھا کہ مَیں اسے شائع کر دوں گا ۔۔۔ لیکن بعد میں کتاب کی ضخامت جس میں قلم کے ذرا جلی کرنے سے مزید اضافہ ہو جائے گا ۔۔۔ اور ادھر مکتبۂ انجمن خدام القرآن کی مالی حالت کے پیشِ نظر مَیں کسی قدر مذبذب ہو گیا۔ چنانچہ مَیں نے کتاب کے موضوع اور عنوان کی مناسبت سے 'اقبال اکیڈمی' سے رابطہ قائم کیا جو اب لاہور میں ہے اور جس کے موجودہ ڈائریکٹر پروفیسر مرزا محمد منوّر صاحب ہیں جو راقم کے کرم فرما اور ڈاکٹر رفیع الدین مرحوم کے قدرشناس ہیں۔ چنانچہ مرزا صاحب موصوف نے کتاب شائع کرنے کی ہاں بھی کر دی۔ لیکن اپنے حالیہ سفر امریکہ کے دوران (جس کی مختصر رُوداد 'میثاق' اکتوبر ۸۶ء میں شائع ہو چکی ہے) دُبئی میں راقم کی ملاقات ڈاکٹر صاحب مرحوم کے منجھلے صاحبزادے عبدالسلام صاحب سے ہوئی تو انہوں نے ڈاکٹر صاحب مرحوم کے اُس تعلقِ خاطر کے پیشِ نظر جو انہیں راقم سے تھا، اصرار کیا کہ کتاب آپ ہی شائع کریں۔ مالی بوجھ ہم سب بھائی برداشت کر لیں گے ۔۔۔ چنانچہ مَیں نے دوبارہ ہاں

کرلی — اب ان شاء اللہ العزیز اس مایۂ ناز کتاب کی کتابت اُس کے شایانِ شان معیار پر کرائی جائے گی اور جیسے جیسے کتابت ہوتی جائے گی، قسط وار اشاعت 'حکمتِ قرآن' میں ہوتی رہے گی اور جیسے ہی کتابت کی تکمیل ہو گی کتابی شکل میں شائع کر دی جائے گی —

'منشورِ اسلام' اوّلاً انگریزی میں شائع ہوئی تھی۔ اُس کے اُردو ترجمہ کے لیے ڈاکٹر صاحب مرحوم نے باصرار پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم و مغفور کو آمادہ کیا تھا۔ لیکن اس کی پہلی ہی قسط سے وہ غیر مطمئن ہو گئے اور ترجمہ بھی خود ہی شروع کر دیا جس کی تین چار اقساط ہی 'میثاق' میں شائع ہوئی تھیں کہ ڈاکٹر صاحب کا انتقال ہو گیا۔ اب اوّلاً وہ شائع شدہ اقساط دوبارہ شائع ہوں گی اور مزید ترجمہ ان شاء اللہ العزیز ڈاکٹر ابصار احمد کریں گے۔

۳۔ 'حکمتِ قرآن' جس قرآنی تحریک اور دعوت رجوع الی القرآن کا علمبردار ہے اُس کے فکری اور تاریخی پس منظر کی وضاحت کے ضمن میں راقم کے بعض مضامین ۷۶-۱۹۷۵ء میں 'میثاق' میں شائع ہوئے تھے۔ پھر انہیں یکجا 'حکمتِ قرآن' کی جولائی و اگست ۱۹۸۲ء کی مشترک اشاعت میں شائع کیا گیا تھا۔ اب ان کی بھی کتابی صورت میں طباعت کے لیے اعلیٰ معیار کی کتابت کرائی جا رہی ہے۔ 'حکمت قرآن' کے نئے دور کے آغاز کی مناسبت سے یہ مضامین بھی قارئین کی خدمت میں پیش کر دیئے جائیں گے!

۴۔ حکمتِ قرآنی کے بحرِ ذخار میں غوّاصی کا حق ادا کرنے کے لیے 'تدبّرِ قرآن' کے جس سائنٹیفک منہاج کی ضرورت ہے، وہ راقم کے نزدیک اس دور میں فراہیؒ مکتبِ فکر نے فراہم کیا ہے — چنانچہ 'افاداتِ فراہیؒ' ایک طویل عرصہ تک 'میثاق' کے جزو لازم رہے ہیں۔ ان شاء اللہ اب یہ سلسلہ بھی دوبارہ شروع کیا جائے گا — اور حکیم فراہیؒ کے شاگردِ رشید مولانا امین احسن اصلاحی نے اپنی تفسیر 'تدبّرِ قرآن' میں جو منفرد تعبیرات اختیار کی ہیں اُن کے ضمن میں بھی اگر مولانا کی قلمی معاونت حاصل رہی تو ایک علمی مذاکرہ 'حکمتِ قرآن' کا مستقل موضوع رہے گا۔ ان شاء اللہ العزیز۔

۵۔ فلسفہ و حکمت کے موضوع پر پروفیسر یوسف سلیم چشتی مرحوم کے بعض نوادرات

بھی ان شاء اللہ ہدیۂ قارئین ہوں گے۔

۶۔ مولانا محمد تقی امینی مدظلہ کا قلمی تعاون بھی ان شاء اللہ 'حکمتِ قرآن' کو حاصل رہے گا۔

۷۔ راقم الحروف کی خدمتِ قرآن اصلاً دعوتی و تبلیغی اور مآل کار کے اعتبار سے تحریکی و انقلابی نوعیت کی ہے۔ تاہم حقائق و معارفِ قرآنی کے موضوع پر بھی بعض تحریریں راقم کے قلم سے نکلی ہیں۔ جن میں سے بعض تشنۂ تکمیل ہیں ـــــ اور مزید بعض موضوعات پر مواد بھی ذہن میں موجود ہے۔ قارئین سے درخواست ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائیں کہ وہ راقم کو ضروری فرصت اور اطمینان نصیب فرمائے۔ تاکہ ذہن کا بار صفحۂ قرطاس پر منتقل ہو سکے۔

وما توفیقی الا باللہ العلیّ العظیم

آخر میں ایک اہم انتظامی اعلان بھی! ـــــ آئندہ سے حکمتِ قرآن، ان شاء اللہ العزیز مستقل طور پر سفید کاغذ پر چھپے گا اور اس کے لیے مسطر بھی بجائے ۲۵ کے ۲۳ سطر کا استعمال ہوگا ـــــ ضخامت ۶۴ صفحات ہوگی اور فی پرچہ قیمت ۴/۰ اور ہدیہ زرِ تعاون ۴۰/۰ ہوگا ـــــ!

بقیہ : حکمتِ اقبال

کی روشنی میں اقبال کے فلسفہ کے طور پر کرنا چاہتے ہیں وہ زیرِ نظر کتاب 'حکمت اقبال' کا مطالعہ مدعا کے مطابق پائیں گے۔ امید ہے کہ جو احباب ان تینوں کتابوں کا مطالعہ کریں گے وہ دیکھیں گے کہ فلسفہ خودی کی مفصل تشریح کی حیثیت سے یہ تینوں کتابیں ایک دوسرے کی کمی کو بھی پورا کرتی ہیں